ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

عشق خود عینِ حقیقت بھی ہے افسانہ بھی
ہے یہاں کعبے کے پہلو میں صنم خانہ بھی

ساز کے ساتھ ہے اک سوزشِ جانانہ بھی
دل کی آواز میں نغمہ بھی ہے افسانہ بھی

دوست و دشمن سے وہ ملتے ہیں باندازِ لطیف
ہر روش اُن کی یگانہ بھی ہے بیگانہ بھی

ہجرِ ساقی میں تھا یہ گریۂ مستی کا اثر
میں جو رویا تو چھلکنے لگا پیمانہ بھی

شمع کی خاک نے کچھ رازِ جنوں کہہ ڈالے
اور کچھ لے کے اڑا ہے پرِ پروانہ بھی

برق چمکے تو سہی کچھ ہو مآلِ جلوہ
خاک ہو جائے چمن جل اُٹھے کاشانہ بھی

اک زمانہ تھا تصرف میں مرے تھیں دونوں
گردشِ دہر بھی اور گردشِ پیمانہ بھی

یہ جبیں میری جبیں ہے کہ بجوشِ سجدہ
گرم سجدہ بھی ہے اور سجدے سے بیگانہ بھی

ہو اگر چشمِ بصیرت تو نظر آ جائے
ذرّے ذرّے میں گلستاں بھی ہے ویرانہ بھی

جلوۂ طور تھا اک جوشِ تمنا کا جمال
اس کو سمجھا نہ مگر ذوقِ کلیمانہ بھی

اے آلمؔ آپ کا یہ قلبِ شکستہ تو نہیں
آپ دیکھیں تو یہ ٹوٹا ہوا پیمانہ بھی